Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 4 Issue 1, Spring 2024
ISSN(P): 2790 8216 ISSN(E): 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ وترجیح: عصر حاضر کے مسائل کا شرعی و عقلی تجزیہ

Title: **Comparison and Preference Between Masalih and Mafasid: A Shariah and Rational Analysis of Contemporary Issues**

Author (s): Arshad Aziz [1], Hafiz Abdul Majeed [2]

Affiliation (s):
1 Government Graduate College Mianwali, Pakistan.
2 Gomel University, Dera Ismail Khan, Pakistan.

DOI: https://doi.org/10.32350/mift.41.05

History: Received: Jan 22, 2024, Revised: Mar 27, 2024, Accepted: April 13, 2024, Published: June 26, 2024

Citation: Aziz, Arshad and Hafiz Abdul Majeed. "Comparison and Preference Between Masalih and Mafasid: A Shariah and Rational Analysis of Contemporary Issues." *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 4, no. 1 (2024): 69–87. https://doi.org/10.32350/mift.41.05

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ وترجیح: عصر حاضر کے مسائل کا شرعی وعقلی تجزیہ

Comparison and Preference Between Masalih and Mafasid: A Shariah and Rational Analysis of Contemporary Issues

Arshad Aziz*

Government Graduate College Mianwali, Pakistan

Hafiz Abdul Majeed

Gomel University, Dera Ismail Khan, Pakistan

Abstract

Masalih refers to goodness and encompasses everything that counters corruption. Mafasid, meaning corruption, is the opposite of Masalih and signifies harm, whether to individuals or the community. In Islamic jurisprudence, actions that uphold the purposes of Sharia are considered Masalih, while those that threaten these purposes are deemed Mafasid. The primary criterion for distinguishing between Masalih and Mafasid is Sharia, followed by rational judgment when Sharia does not provide explicit guidance. There are four types of Masalih and Mafasid, each with varying significance in decision-making processes. When comparing Masalih and Mafasid, three primary forms of comparison arise: comparing two Masalih to determine the greater good, comparing two Mafasid to identify the lesser evil, and comparing Masalih and Mafasid to balance benefits against potential harms. This framework is particularly relevant to contemporary issues where benefits and harms are intertwined. For instance, while marriage is a recommended practice in Islam, modern wedding ceremonies often involve prohibited practices such as extravagance and ostentation, which are Mafasid. Similarly, religious events sometimes suffer from extravagance and hypocrisy, overshadowing their intended spiritual benefits. Addressing these issues requires a careful application of Sharia and rational analysis to ensure that the benefits (Masalih) outweigh the harms (Mafasid). This approach helps maintain the integrity of Islamic principles while effectively navigating modern challenges. By prioritizing greater benefits and minimizing harm, individuals and communities can better align their actions with the objectives of Sharia, fostering overall welfare and justice.

Keywords: Maqasid e Sharia, Usul al-Fiqh, Usul al-Din, Masalih & Mafasid.

۱۔ تعارف موضوع

مصلحت کے لفظی معنی نیکی کے ہیں جبکہ اصطلاحی معنی میں ہر وہ چیز مصلحت ہے جو فساد کے خلاف پر رہنمائی کرے۔ مفاسد مفسدہ کی جمع ہے جس کے معنی خرابیاں، برائیاں، فتنے، جھگڑے اور فسادات کے ہیں۔ مصلحت مفسدہ کے برعکس اور مقابل ہے۔ موازنہ کے لفظی معنی کسی چیز کے وزن کرنے کے ہیں جبکہ اصطلاحی طور پر اس کی کوئی تعریف موجود نہیں ہے۔ ترجیح کے لفظی معنی میں حساب لگانا وغیرہ کے ہیں۔ مصالح اور مفاسد کی چار چار اقسام ہیں۔ محمد طاہر ابن عاشور نے مفسدہ کی تعریف کے تناظر میں مصلحت کو خاصہ اور عامہ میں تقسیم کیا ہے۔ مصالح اور مفاسد کو خیر وشر سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ مصالح اور مفاسد کو پہچاننے کا معیار شریعت ہے اور جہاں شریعت رہنمائی نہ کرے وہاں عقل کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مصالح کو حاصل کیا جائے گا جبکہ مفاسد کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

*Corresponding author: arshadaziz۲۰۷@gmail.com

مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ اور ترجیح کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ ہے کہ دو مصالح کے درمیان موازنہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ دو مفاسد کے درمیان موازنہ کیا جائے اور تیسری صورت یہ ہے کہ مفاسد اور مصالح کے درمیان موازنہ کیا جائے۔ عصر حاضر میں بعض مصالح میں مفاسد پیدا ہو چکے ہیں جن کی نشاندہی کرنا مقصود ہے۔

۲۔ مصالح کا لغوی مفہوم

لفظ مصالح "صلح " سے ماخوذ ہے ۔یہ مَصلَحَت کی جمع ہے ۔ عربی لغت میں مصلحت کے درج ذیل معنی بیان کئے گئے ہیں والمَصْلَحَةِ الصَّلاح ،والمصلَحة واحدة المصالح،والاستصلاح نقيض الاستفساد[1]مصلحت کے معنی نیکی کے ہیں اور مصالح کی واحد مصلحة ہے، استصلاح استفساد کی ضد ہے۔ تاج العروس میں بھی مصلحت کے معنی نیکی کے بیان کئے گئے ہیں۔ نیز مصلحت کے تحت لکھا ہے:

ونظر في مصالح الناس وهم من اهل المصالح لا المفاسد،واستصلح : نَقِيض اسْتَفْسَدَ[2]

لوگوں کی نیکیوں کو دیکھو اور وہ نیکیوں والے ہیں کوئی بگاڑنے والے نہیں۔ استصلح ،استفسد کی ضد ہے۔

محمد طاہر ابن عاشور "مصلحت " کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اما المصلحة : فهی كاسمها شئ فيه صلاح قوى ولذلک اشتق لها صيغة المَفعَلَة الدالة على اسم المكان الذى يكثرفيه ما منه اشتقاقه ،وهو هنا مكان مجازى ۔ ويظهرلى ان نعرفها بانها وصف للفعل يحصل به الصلاح ،اى النفع منه دائما او غالبا للجمهور او للآحاد ۔فقولى "دائما " يشير الى المصلحة الخالصة والمطردة وقولى "او غالبا "يشير الى المصلحة الراجحة فى غالب الاحوال وقولى "للجمهور او للآحاد " اشارة الى انها قسمان".[3]

جہاں تک مصلحت کا تعلق ہے تو وہ ایسی ہے جیسے اس کا نام ایک ایسی چیز ہے جس میں مضبوط نیکی ہے اور اسی طرح میں نے اسے حاصل کیا صیغہ "المَفعَلَة " سے جو اسم مکان کا کام کرتا ہے، جو اس سے حاصل ہونے والی چیزوں سے بہت زیادہ ہے اور یہاں یہ استعاراتی جگہ / مکان مجازی ہے۔ مجھے ایسے لگتا ہے کہ ہم اسے اس عمل کی وضاحت کے طور پر جانتے ہیں، جس سے راستبازی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی اس کا فائدہ ہمیشہ یا اکثر عوام یا افراد کو ہوتا ہے۔ پس میرے دائمی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خالص اور مستحکم مصلحت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور میرا کہنا "یاغالبا" زیادہ تر معاملات میں برتری والی مصلحت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور میرا کہنا "جمہور یا احاد "یعنی عوام اور افراد کے لئے، اس طرف اشارہ ہے کہ اس کی دو اقسام ہیں۔

[1] ابن منظور الافریقی، جمال الدین محمد بن مکرم، **لسان العرب** (بیروت: دار صادر، ۲۰۱۰ء) ۲:۵۱۷

[2] الزبیدی، محمد مرتضی، **تاج العروس من جواهر القاموس** (الکویت: مطبعة حکومة، ۱۹۶۹م) ۶:۵۴۹، ۵۵۰

[3] ابن عاشور، محمد طاہر، **مقاصد الشریعة الاسلامیه** (قطر: وزارة الاوقاف والشئون الاسلامیه، ۲۰۰۴ء) ۳:۲۰۰

غرض مصلحة مفعلة کے وزن پر مصدر میمی ہے جو صلح سے ماخوذ ہے۔ اس کے اصل معنی نیکی کے ہیں۔ اس کی جمع مصالح آتی ہے جو مفسدۃ کے متضاد ہے۔ جیسے صلح فساد کے متضاد ہے۔ مصالحۃ کی متضاد مفسدۃ ہے۔ ہر وہ چیز جو فساد کے برعکس / الٹ ہو لغوی اعتبار سے مصلحت ہے ۔هو يدل على خلاف الفساد /وہ جو فساد کے خلاف پر رہنمائی کرے۔

۳۔ مفاسد کا لغوی مفہوم

مفاسد "المَفْسَدَة" کی جمع ہے۔ المَفْسَدَة: مصدر ہے، جس کے معنی فساد یا سبب فساد ہے۔ اِسْتَفْسَدَ کے معنی تباہی چاہنا کے ہیں، اِسْتَفْسَدَ القَوْمَ کے معنی بدسلوکی کرنے کے ہیں۔ مفاسد مفسدہ کی جمع ہے جس کے معنی خرابیاں، برائیاں، فتنے، جھگڑے اور فسادات کے ہیں۔

واما المفسدة فهى قابل المصلحة وهى وصف للفعل يحصل به الفساد ،اى الضر دائما او غالبا للجمهور او للآحاد۔ [4]

جہاں تک مفسدت کا تعلق ہے پس وہ مصلحت کے مقابل ہے اور یہ اس عمل کی تفصیل ہے جس سے فساد حاصل ہوتا ہے، یعنی نقصان ہمیشہ یا اکثر، عوام یا افراد کے لئے۔

۴۔ مصلحت اور مفسدۃ کی تعریف

۴.۱۔ مصلحت کی تعریف

متقدمین میں سے امام غزالیؒ نے مصلحت اور مفسدت کی تعریف اس طرح کی ہے:

المحافظة على مقصود الشرع وقال "ومقصود الشرع من الخلق خمسة وهو ان يحفظ عليهم دينهم ونفسهم وعقلهم ونسلهم ومالهم ،فلكل ما يتضمن حفظ هذه الاصول الخمسة فهو مصلحة وكل ما يفوت هذه الاصول فهو مفسدة ،ودفعها مصلحة [5]

مصلحت سے ہماری مراد مقصود شریعت کی محافظت ہے اور شریعت کا مقصد خلق خدا کے سلسلہ میں پانچ چیزوں سے عبارت ہے۔ وہ یہ کہ ان کے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی جائے۔ ہر وہ چیز جو ان پانچ بنیادی چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہو مصلحت شمار ہو گی اور ہر وہ چیز جو ان بنیادوں کے لئے خطرہ ہو مفسدہ شمار ہو گی جسے دور کرنا مصلحت قرار پائے گا۔

امام غزالیؒ کی بیان کردہ تعریف کی رو سے مصلحت دراصل فائدے کے حصول اور نقصان کے خاتمے کا نام ہے۔ وہ مصلحت سے مقاصد شریعت کی حفاظت مراد لیتے ہیں۔ انسانوں کے لحاظ سے ان مقاصد کو پانچ اصولوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان پانچ اصولوں پر مشتمل حکم مصلحت کہلائے گا اور جو حکم ان پانچ اصولوں پر مشتمل نہیں ہو گا مفسدہ کہلائے گا۔ قیاس کے سلسلہ میں "معنی مخیل" یا "معنی مناسب" جیسی اصطلاحات سے یہی مفہوم مراد ہوتا ہے۔ امام غزالی کی طرح خوارزمی نے بھی مصلحت کی مختصر تعریف کرکے اسے محدود کر دیا ہے۔

---

[4] ابن عاشور، محمد طاہر، **مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ**، ۳:۲۰۱

[5] الغزالی، أبو حامد، **المستصفٰی فی أصول الفقہ** (قاہرہ، مطبعۃ امیریہ بولاق، ۱۳۲۲ھ) ۱:۲۸۷

ان کے نزدیک:

"مصلحت مخلوق سے مفاسد دور کرتے ہوئے شارع کے مقصود کے تحفظ کا نام ہے۔"[6]

امام غزالی اور خوارزمی کی تعریفات کا ایک ہی مفہوم ہے۔ مخلوق سے مفاسد دور کرنے سے مصلحت حاصل ہوتی ہے اور مصالح کو روکنے سے مفاسد حاصل ہوں گے۔ پس زنا کرنے، شراب پینے اور قتل کرنے سے باز رہنے میں مصلحت ہے۔ امام غزالیؒ نے مصلحت کی تعریف اس کے اسباب کے ساتھ کی ہے جبکہ البوطی نے اپنی تعریف میں مصلحت کی حقیقت کا سہارا لیا ہے جو کہ منفعت ہے اور اس کے اسباب کا سہارا نہیں لیا۔

ڈاکٹر سعید رمضان البوطی مصلحت کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

المنفعة التی قصدها الشارع الحکیم لعباده، من حفظ دینهم ونفوسهم ،وعقولهم ونسلهم واموالهم، طبق ترتیب معین فیما بینها[7]

وہ فائدہ جو دانا قانون دینے والے نے اپنے بندوں کے لئے ان کے دین اور ان کی جانوں اور ان کے دماغوں اور ان کی نسلوں اور ان کے مالوں کو ان کے درمیان ایک خاص ترتیب کے مطابق محفوظ رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔

۴.۲۔ مفسدۃ کی تعریف

اگرچہ مفسدۃ کی اصطلاحی تعریف اوپر مصالح کے ساتھ بیان ہو چکی ہے یہاں پر کچھ مزید تعریفات درج کی جاتی ہیں:

تطلق المفسدة عند الأصوليين على معنيين. على السبب الموصل إلى الضرر اي ما يترتب على فعله فساد. على الضرر ذاته والشر والسيئة والمنكر[8]

مفسدت کو اصولیین دو معنی پر پکارتے ہیں۔ اس وجہ پر جو نقصان کا باعث بنتا ہے، یعنی اس کے فسادی عمل سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اپنی ذات میں نقصان برائی، گناہ اور منکر پر اس کے معنی کا اطلاق ہوتا ہے۔

۵۔ میزان / موازنہ کا لغوی مفہوم

میزان کے کئی معنی ہیں، ان میں سے کچھ کا تفصیلا احاطہ کیا ہے تا کہ وہ مفہوم ظاہر ہوں جو اس تحقیق سے مراد حاصل کریں۔ جوہری نے کہا:

المیزان اصله (مِوْزانُ) انقلبت الواو یاء؛ لکسر ماقبلها والجمع (موازین) کما یجوز ان یقال للمیزان الواحد باوزانه ،وجمیع آلاته موازین۔[9]

[6] یوسف حامد العالم، **اسلامی شریعت مقاصد اور مصالح** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۱ء) ۱۴۶

[7] البوطی، د۔ محمد سعید رمضان، ضوابط المصلحة فی الشریعة الاسلامیه (مجهول: مؤسسة الرسالة ، ۱۹۶۵) ۲۳

[8] ابن عبد السلام، **قواعد الاحکام**، (القاهرة: مکتبة الکلیات الازهریة، ۱۹۹۴) ۱:۵

[9] الجوهری، ابو نصر اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربیة، ط:۴ (بیروت: دار العلم للملایین ،۱۹۸۷) ۶:۲۲۱۳

المیزان کی اصل (موزان) ہے، واؤ یا سے تبدیل ہو گئی، اس سے پہلے والی چیز کی کسر کے لئے اور اس کی جمع موازین ہے اسے اس کے وزن کے ساتھ پیمانہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس کے تمام آلات ترازو ہیں۔

جبکہ زبیدی نے کہا:

المیزان بالکسر معروفٌ وهو الآلة التی تُوزن بها الاشیاء[10]

میزان کسر کے ساتھ مشہور ہے اور وہ آلہ ہے جس کے ذریعہ چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے

لفظ میزان کو قرآن مجید میں تین مواقع پر مختلف معانی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ میزان اس آلہ پر رہنمائی کرتا ہے جس کے ذریعہ چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مصدر اور مفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۶۔ میزان / موازنہ کی اصطلاحی تعریف

میری تحقیق کی حد تک اُصول اور فقہ کی کتب میں اصطلاحی پیمانے کی کوئی محاوراتی تعریف نہیں ملی بلکہ اس کے لسانی معنی میں اصولیین اور فقہاء نے اس سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے میزان کے لسانی معنی اور اصولی و فقہی استعمال کو ایک دوسرے کے مطابق اور موافق دیکھا ہے۔

۷۔ ترجیح کا لغوی مفہوم

عربی لغات میں ترجیح کا لفظ درج ذیل سات معانی میں مستعمل ہے:

الرزانة ،الزيادة،النظر الى الثقل،الميل ،التذبذب ،التفضيل ،التقوية والترجيح على وزن تفعيل[11]

حساب لگانا، اضافہ، وزن دیکھیں، جھکاؤ، متردد ہونا، بڑائی، تقویت اور ترجیح تفعیل کے وزن پر

ترجیح کی مثال یہ آیت ہے:

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً[12]

مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے درجے میں فضیلت بخشی ہے۔

قاعدین اور مجاہدین کے درمیان توازن قائم کرنے میں اور ایک گروہ کی دوسرے گروہ پر برتری ثابت کرنے کے لئے اس آیت میں تفضیل کا لفظ ترجیح کے مترادف ہے۔

۸۔ ترجیح کی تعریف

ترجیح کی تعریف علامہ ابوالحسن آمدی نے اس طرح بیان کی ہے:

اقتران احد الصالحين ؛للدلالة على المطلوب مع تعارضهما بما يوجب العمل به واهمال الآخر[13]

---

[10] الزبیدی، محمد مرتضی الحسینی، تاج العروس من جواهر القاموس، دار الهدایة، مجموعة من المحققین، مادة وزن، ۳۶:۲۵۲

[11] ابن منظور، **لسان العرب**، ۲:۴۴۵

[12] النسآء، ۴:۹۵

[13] لآمدی، ابوالحسن سید الدین علی بن ابی علی، **الاحكام فی أصول الاحكام** (بیروت: المکتب الاسلامی، س ن) ۴:۲۳۹

صالحین میں سے ایک کا مجموعہ: مقصود پر رہنمائی کے لئے ان کی کشمکش کے ساتھ کس پر عمل ضروری ہے اور کسے نظر انداز کرنا ہے۔

۹۔ مصالح اور مفاسد کی تعبیرات

مصالح کو خیر جبکہ مفاسد کو شر کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔ ابی محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام نے قواعد الاحکام فی مصالح الانام میں "فیما استثنی من تحصیل المصالح ودرء المفاسد لما عارضه او رجح علیه" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

> مصالح اور مفاسد کو خیر و شر، نفع و نقصان اور نیکی و بدی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، کیوں کہ مصالح تمام تر خیر، نفع بخش اور نیکیاں ہیں اور مفاسد تمام تر شر ضرر رساں اور برائیاں ہیں۔ قرآن حکیم نے مصالح کے لئے بالعموم حسنات (نیکیاں) اور مفاسد کے لئے سیئات (برائیاں) کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔[۱۴]

ایسے تمام گناہ جن سے منع کیا گیا ہے مفاسد پر مشتمل ہیں۔ اسے شریعت نے مجموعی صفوں میں ترتیب دیا ہے، جس کے بعد فقہاء نے الگ کیا ہے۔ پس شریعت میں ان کا ذکر فواحش، کبائر اور لمم کے ساتھ آیا ہے:

> الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ [۱۵]
>
> ان لوگوں کو جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں البتہ کبھی کبھار پھسل جانے کی بات اور ہے۔

طاہر ابن عاشور لکھتے ہیں: مصالح اور مفاسد کو خیر اور شر کا نام دیا جاتا ہے جیسے حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی حدیث میں بیان ہوا ہے:

> كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي [۱۶]
>
> لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہو جائے۔

شافعی فقہاء نے مفاسد کو اس طرح ترتیب دی ہے: حرام، مکروہ، خلاف اولی۔ حنفی فقہاء نے مفاسد کو اس طرح ترتیب دیا ہے: حرام، مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی۔[۱۷]

---

[۱۴] عزالدین، عبد العزیز بن عبد السلام، قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ۱:۵

[۱۵] النجم، ۵۳:۲۳

[۱۶] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب کیف الامر اذا لم تکن جماعة، رقم: ۷۰۸۴

[۱۷] ابن عاشور، محمد طاہر، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ۳:۲۱۳-۲۱۸

۱۰۔ مصالح اور مفاسد کی اقسام

مصالح کی چار اقسام ہیں: لذتیں اور ان کے اسباب، فرحتیں اور ان کے اسباب

مفاسد کی بھی چار اقسام ہیں: آلام اور ان کے اسباب، غم اور ان کے اسباب

حقیقت اور مجاز کے لحاظ سے مصالح اور مفاسد کو دو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: مصالح کی حقیقی قسم میں فرحتیں اور جبکہ مصالح کی مجازی قسم میں ان کے اسباب شامل ہیں۔ بعض اوقات مفاسد ہی مصالح کے اسباب ہوتے ہیں۔ لیکن ان مفاسد پر عمل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یا انہیں مباح قرار دیا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہی مفاسد مصالح کو حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔ جیسے شرعی سزائیں مفاسد ہیں لیکن ان کے نفاذ سے مصالح کا حصول ہوتا ہے جیسے چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹنے، قتل عمد کرنے والے سے قصاص لینے اور شادی شدہ زانی کو رجم کرنے سے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ حقیقی مصالح ہیں۔ شرعی سزائیں مجازی معنی میں مصالح ہیں۔

مفاسد کی دو اقسام ہیں۔ حقیقی مفاسد غم اور الم ہیں جبکہ مجازی مفاسد سے غم والم کے اسباب مراد ہیں۔ کبھی مصالح ہی مفاسد کے اسباب ہوتے ہیں لیکن شریعت ان سے منع کرتی ہے جیسے خمر و میسر میں نفع ہے لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے اس لئے شریعت نے روک دیا۔ ان مصالح سے روکنے کا سبب یہ ہے کہ وہ مفاسد کا ذریعہ ہیں۔[۱۸]

محمد طاہر ابن عاشور کہتے ہیں کہ مفاسد کی تعریف سے حاصل ہوا کہ مصلحت کی دو اقسام ہیں:

۱۰.۱۔ مصلحت عامہ

ایسی مصلحت جس میں پوری قوم یا اکثریت کی بھلائی ہے۔

۱۰.۲۔ مصلحت خاصہ

یہ وہی ہے جو فرد کے لئے فائدہ مند ہے، ان کے فرد کی طرف سے اعمال کے اجراء پر غور کرنا۔ اس لئے کہ اعمال ان کے انفرادی ارکان کی طرف سے جاری کئے جاتے ہیں تاکہ ان کی اصلاح کر کے ان پر مشتمل جماعت کی اصلاح ہو سکے۔ جیسے قتل خطا میں دیت برادری کی طرف سے ادا کی جاتی ہے اس کے ادا کرنے والوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہے لیکن قاتل خطا کے لئے خاص مصلحت ہے۔[۱۹]

۱۱۔ مصالح اور مفاسد کی پہچان کا طریقہ

جہاں تک دونوں جہانوں کے مصالح اور اس کے اسباب اور اس کے مفاسد کا تعلق ہے تو انہیں شریعت کے ذریعے جانتے ہیں، پھر اگر اس سے کوئی چیز مخفی ہو جائے تو اسے شرعی دلائل سے حاصل کیا جائے گا اور وہ قرآن اور سنت اور اجماع اور قابل اعتبار قیاس اور صحیح استدلال ہے اور

---

[۱۸] عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام، **قواعد الاحکام فی مصالح الانام**، ۱:۱۰-۱۴

[۱۹] ابن عاشور، محمد طاہر، **مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ**، ۳:۲۰۲-۲۰۴

جہاں تک دنیاوی مصالح، ان کے اسباب اور ان کے مفاسد کا تعلق ہے تو وہ ضروریات، تجربات، عادات اور قابل اعتبار / محفوظ تصورات سے پہچانے جاتے ہیں۔ اور جو تمناسبات (مصالح کے تقاضے) اور مصالح اور مفاسد اور ان دونوں میں سے راجح اور مرجوح کو پہچاننا چاہے تو اسے اپنی عقل پر اس طرح پیش کرے، گویا اس کے بارے میں شریعت کا کوئی حکم نہیں ہے، پھر عقل کے فیصلے پر احکام کی بنیاد رکھے۔ اس معیار سے کوئی باہر نہیں۔ سوائے ان عبادات کے جو اللہ نے لوگوں کے لئے مقرر کر دی ہیں۔ اور اس نے اپنے فائدے یا نقصان کے لئے ان کو نہیں روکا۔ اس طرح آپ کو اعمال کی خوبصورتی اور بدصورتی معلوم ہو گی، حالاں کہ اللہ تعالی کو نہ تو خیر خواہی لانی ہے اور نہ ہی بدصورتی کو روکنا ہے جیسے اسے پیدا کرنے، رزق فراہم کرنے، حکم دینے اور انعام یا سزا دینے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اپنے بندوں تک پہنچانے اور اس پر احسان کرنے سے نہ نیکی کا فائدہ پہنچتا ہے اور نہ مفاسد کی بدصورتی سے بچتا ہے، اگر یہ معاملہ الٹ ہوتا تو یہ برا نہ ہوتا۔ جیسا کہ اس پر کسی کے لئے کوئی پتھر نہیں۔[۲۰]

۱۲۔ مصالح کو حاصل کرنے کے دلائل

مصالح کو حاصل کرنے کے درج ذیل دلائل ہیں:

۱۔ هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَسَوَّىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ۔[۲۱]

وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف قصد کیا تو ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے

اس آیت میں اشارہ موجود ہے کہ اللہ تعالی نے انسانوں کے لیے تمام مخلوقات کو مسخر کر دیا ہے تاکہ وہ اس زمین کی ہر چیز سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ وہ زمین پر زندگی گزارتے ہیں، آسمان کے نیچے رہتے ہیں اور ستاروں سے راستے معلوم کرتے ہیں اور ہر مخلوق سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اس آیت میں عام مصالح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جنہیں آپ شمار کر سکتے ہیں۔

۲۔ ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ[۲۲]

کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے

جمہور کی رائے یہ ہے کہ طعام سے مراد ذبائح ہیں۔ اس میں مسلمانوں کے بڑے فائدے اور مصلحت کے لئے رخصت ہے اور یہ رخصت اہل کتاب کے لئے نہیں ہے کیوں کہ ہمارے کھانوں یعنی ذبائح کو کھانے میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور جب مسلمانوں کے ذبائح ہر انسان کے لئے حلال ہیں ان کے عقائد اور توجہات کے اختلاف کے باوجود تو اسے کسی جنس کے لئے مخصوص نہیں کیا۔ اس میں عوامی فائدہ ملحوظ ہے۔

---

[۲۰] ابن عاشور، محمد طاہر، **مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ**، ۳:۱۰

[۲۱] البقرہ، ۲:۲۹

[۲۲] المائدۃ، ۵:۵

۱۳۔ مفاسد کو دور کرنے کے دلائل

ایسے دلائل کو شمار کرنا ناممکن ہے جن میں مفاسد سے روکا گیا ہے۔ اس لئے یہاں پر چند دلائل کے بیان پر اکتفا کیا گیا ہے:

وَيَنۡهَىٰ عَنِ ٱلۡفَحۡشَآءِ وَٱلۡمُنكَرِ وَٱلۡبَغۡيِۚ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ [۲۳]

اور وہ روکتا ہے بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے وہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی / شارع نے تمام بڑے مفاسد کو حرام قرار دیا ہے۔ کسی جنسی تفریق کے بغیر تمام انسانوں کی حمایت جیسے مقصد کو پیش نظر رکھا۔

۱۴۔ مصالح اور مفاسد میں موازنہ اور ترجیح کی صورتیں

قرآن مجید سے موازنہ کی مثال اس آیت سے معلوم ہوتی ہے:

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ‌ؕ قُلۡ فِيۡهِمَاۤ اِثۡمٌ كَبِيۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثۡمُهُمَاۤ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا‌ؕ [۲۴]

وہ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ ان دونوں چیزوں کے اندر بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں۔ لیکن ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔

اس آیت میں کلمات " وَاِثۡمُهُمَاۤ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا "گناہ یا مفسدت اور اس کی منفعت کے درمیان ایک موازنہ پیش کر رہے ہیں۔ منفعت یا فائدہ کے متعلق کئی اقوال ہیں جن میں سے زیادہ محمود تجارتی نفع مراد ہے۔ لیکن شراب کے مفاسد اس کے نفع پر غالب ہیں۔ کیا یہ نفع مصلحت کہلائے گا؟ اس بارے میں طاہر ابن عاشور کی رائے یہ ہے کہ:

وليست /تلک المنافع بمصالح لانها لو كانت مصالح لكان تناوله مباحا اوواجبا [۲۵]

یہ منافع مصلحت نہیں ہے کیوں کہ اگر یہ مصلحت ہوتی تو اس کا کھانا جائز یا واجب ہوتا

"فوائد اور منافع کا اقتضاء یہ ہے کہ استعمال جائز ہو اور مفاسد کا اقتضاء یہ ہے کہ استعمال ممنوع ہو۔ آپ ﷺ ان سے یہ فرمادیں کہ شراب اور قمار کا گناہ اور ضرر ان کے نفع اور فائدہ سے کہیں زیادہ ہے۔ شراب اور قمار سے اول تو یہ دنیا ہی میں بہت مضرتیں لاحق ہوتی ہیں۔ شراب پی کر عقل جیسی بے مثال نعمت ہاتھ سے کھو دینا اور بدمستیوں اور گالیوں میں مبتلا ہو جانا اور بغض وعداوت میں پڑ جانا ہے۔ غرض یہ کہ شراب عقل کو برباد کر دیتی ہے اور قمار مال کو برباد کرتا ہے اور اگر بالفرض ان چیزوں سے دنیا میں کوئی نقصان نہ ہوتا تو گناہ کی مضرت اخروی مضرت اور آخرت کی مضرت کے مقابلہ میں دنیا کے چند روزہ منافع ہیچ ہیں۔ اس آیت سے

[۲۳] النحل، ۱۶: ۹۰

[۲۴] البقرۃ، ۲: ۲۱۹

[۲۵] ابن عاشور، محمد طاہر، **مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ**، ۳: ۲۱۴

شراب اور قمار کی حرمت بیان کرنا مقصود ہیں۔ بلکہ ان دونوں چیزوں کے ترک کا مشورہ دینا مقصود ہے کہ بہتر یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ ان کا ضرر نفع سے زائد ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دفع ضرر کو حصول نفع سے مقدم سمجھے۔"[۲۶]

مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"قرآن مجید نے نفع کے مقابلے میں اثم کا لفظ استعمال کر کے واضح کر دیا کہ یہاں طبی اور مادی فائدے نہیں بلکہ اخلاقی فائدے ہیں اثم کا لفظ اخلاقی مفاسد اور گناہوں کے لئے مستعمل ہے۔ طبی یا مادی نقصان کے لئے لفظ ضرر استعمال کیا جاتا۔ اس آیت میں اسلامی شریعت کا یہ مزاج واضح کر دیا کہ جو چیز اخلاقی لحاظ سے نقصان دہ ہے اگر اس سے کوئی فائدہ ظاہری طور پر انسانوں کو پہنچتا ہو یا پہنچایا جا سکتا ہو، تب بھی ان کے ضرر کے پہلو کے غلبہ کے سبب سے اسلام میں ان سے احتراز ہی واجب ہے۔ مثلاً ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ لوگ لاٹری ڈالیں تاکہ اس کے ذریعہ حاصل ہونے والی رقم سے ایک شاندار مسجد تعمیر کریں یا فلم اسٹاروں کا ایک امدادی شو منعقد کریں تاکہ اس کے ٹکٹ فروخت کر کے کسی مصیبت زدہ علاقے کے مسلمانوں کی مدد کریں۔ بظاہر یہ کام نیکی اور خدمت خلق کے ہیں لیکن اسلام نے اس نیکی کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس نیکی کے پردے میں جو بدی پرورش پاتی ہے وہ اس نیکی سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔"[۲۷]

مصالح اور مفاسد میں موازنہ کی تین صورتیں ہیں:

(I) مصالح کے درمیان موازنہ

(II) مفاسد کے درمیان موازنہ

(III) مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ

۱.۱۴۔ مصالح کے درمیان موازنہ

دو مصالح کے درمیان موازنہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں بیان کیا گیا ہے:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ[۲۸]

یہ بات کسی نبی کے شایان شان نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی رہیں جب تک کہ وہ زمین میں (دشمنوں کا) خون اچھی طرح نہ بہا چکا ہو (جس سے ان کا رعب پوری طرح ٹوٹ جائے) تم دنیا کا سازوسامان چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لیے) آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور اللہ صاحب اقتدار بھی ہے، صاحب حکمت بھی۔

---

[۲۶] کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، **معارف القرآن** (لاہور: مکتبہ حسان بن ثابت، ۱۴۳۴ھ) ۱: ۴۱۴، ۴۱۵

[۲۷] اصلاحی، مولانا امین احسن، **تدبر قرآن** (لاہور: فاران فاؤنڈیشن، ۲۰۰۹ء) ۱: ۵۱۵

[۲۸] الانفال، ۸: ۶۷

غزوہ بدر میں ہاتھ آنے والے قیدیوں کے ساتھ سلوک کے سلسلہ میں دو قسم کی مصلحتوں کا سامنا تھا۔ ایک مصلحت ان کے قتل کے ساتھ وابستہ تھی جبکہ دوسری فدیہ لینے کے ساتھ وابستہ تھی۔ ان میں سے بڑی مصلحت کفار کو قتل کرنے اور اس طریقہ سے ان کی شان وشوکت کو ختم کرنے سے وابستہ تھی۔ اس لئے قتل کو ان کے فدیہ پر مقدم کیا گیا۔ قیدیوں کے بارے میں قتل کا فیصلہ معنوی مصلحت جبکہ فدیہ کا لینا مادی مصلحت تھا قرآن مجید نے معنوی مصلحت کو تقدیم اور عمل کے لحاظ سے اولیٰ قرار دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً [29]

باجماعت نماز پڑھنا اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے

سعد الساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا [30]

”اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ «دنیا وما علیہا» سے بڑھ کر ہے جنت میں کسی کے لیے ایک کوڑے جتنی جگہ «دنیا وما علیہا» سے بڑھ کر ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں شام کو چلے یا صبح کو تو وہ «دنیا وما علیہا» سے بہتر ہے۔“

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض شرعی اور نیک اعمال جو مصالح کا درجہ رکھتے ہیں ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی گئی ہے۔ اسی طرح اجماع صحابہ سے یہ چیز معلوم ہوتی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو دو مصالح پیش نظر تھیں ایک نبی مکرم ﷺ کی تدفین جبکہ دوسری خلیفہ کی تنصیب۔ خلیفہ کے بغیر مسلمانوں کا باقی رہنا زیادہ خطرہ کا باعث تھا اس لئے تدفین رسول ﷺ میں تاخیر کی گئی۔ اسلامی سلطنت کی حفاظت کے لئے جلدی خلیفہ کو تقرر کیا گیا۔

۲.۱۴۔ مفاسد کے درمیان موازنہ

دو مصالح کے درمیان موازنہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں بیان کیا گیا ہے:

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا۔ [31]

جہاں تک کشتی کا تعلق ہے وہ کچھ غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اس میں کوئی عیب پیدا کردوں، (کیونکہ) ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین کر رکھ لیا کرتا تھا۔

---

[29] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديدفی۔۔۔، رقم: ۱۴۷۷

[30] بخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الجهاد، باب فضل رباط يوم فی سبيل الله، رقم: ۲۸۹۲

[31] الکھف، ۱۸: ۷۹

کشتی کا جلانا اور اسے عیب دار بنانے کا مقصد یہ تھا کہ ظالم بادشاہ ان سے کشتی نہ چھین لے کیوں کہ جب صحیح کشتیاں اس کے پاس سے گزرتیں تو وہ انہیں پکڑ لیتا۔ یہ عمل چھوٹی مفسدت کے ارتکاب پر دلالت کرتا ہے۔ جبکہ کشتی کا چھین لینا بڑی مفسدت تھی۔ حضرت خضرؑ نے دونوں مفاسد کا موازنہ کیا اور چھوٹی کا ارتکاب کیا تاکہ چھیننے والی بڑی مفسدت سے بچ جائے۔

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ[32]

ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ اس پر جھپٹنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کے لیے نہیں۔

اس حدیث میں دو مفاسد کا ذکر ہے پہلی مفسدت مسجد میں نجاست ڈالنا ہے جبکہ دوسری مفسدت اس بات کا خوف تھا کہ بدو کہیں دین سے منہ نہ پھیر لے۔ نبی مکرم ﷺ نے پہلی مفسدت میں نرمی اور آسانی کا حکم دیا کہ کہیں وہ دین سے اعراض جیسی بڑی مفسدت کا شکار نہ ہو جائے۔ پہلی مفسدت میں فروع کی خلاف ورزی ہے جبکہ دوسری اُصول کی خلاف ورزی پر مشتمل ہے۔ اصول کی حفاظت فروع کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے۔ معافی چھوٹی برائی کے ارتکاب میں تھی، جس کی نمائندگی مسجد کو ناپاک کرنے سے ہوتی ہے، تاکہ بڑی برائی سے روکا جاسکے ،جو یہ ہے کہ بدویوں کا دین سے روگردانی کا خوف۔

۱۴.۳۔ مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ

مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں بیان کیا گیا ہے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔[33]

(مسلمانو) جن (جھوٹے معبودوں) کو یہ لوگ اللہ کے بجائے پکارتے ہیں تم ان کو برا نہ کہو، جس کے نتیجے میں یہ لوگ جہالت کے عالم میں حد سے آگے بڑھ کر اللہ کو برا کہنے لگیں۔ (اس دنیا میں تو) ہم نے اسی طرح ہر گروہ کے عمل کو اس کی نظر میں خوشنما بنا رکھا ہے۔ پھر ان سب کو اپنے پروردگار ہی کے پاس لوٹنا ہے۔ اس وقت وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کیا کرتے ۔

اس آیت میں مشرکین کے جھوٹے خداؤں کو گالی دینا حرام قرار دیا گیا۔ مشرکین کے خداؤں کی توہین کرنے میں مصلحت تھی لیکن اس میں ایک بڑی مفسدت تھی کہ وہ اللہ کی توہین کرنے لگ جائیں گے۔ جب مصلحت اور مفسدت آمنے سامنے ہوں اور مفسدت مصلحت سے بڑی ہو تو مفسدۃ کو دور کرنے کے لئے مصلحت کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔

---

[32] بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد، رقم: ۲۲۰

[33] الانعام، ۶:۱۰۸

عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا ، فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ ، قُلْتُ : قَالَتْ لِي : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشَةُ ، لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ ، فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ ، بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ ، فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ[۳۴]

حضرت اسود سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن زبیر نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا تم سے بہت باتیں چھپا کر کہتی تھیں، تو کیا تم سے کعبہ کے بارے میں بھی کچھ بیان کیا، میں نے کہا (ہاں) مجھ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا تھا کہ اے عائشہ! اگر تیری قوم (دور جاہلیت کے ساتھ) قریب نہ ہوتی (بلکہ پرانی ہوگئی ہوتی) ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی زمانہ کفر کے ساتھ (قریب نہ ہوتی) تو میں کعبہ کو توڑ دیتا اور اس کے لیے دو دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے، (بعد میں) ابن زبیر نے یہ کام کیا۔

اس حدیث میں مصلحت کعبہ کو قواعد ابراہیمی پر دوبارہ استوار کرنا تھا لیکن متوقع مفسدت ارتداد تھا۔ نبی مکرم ﷺ نے مفسدت کے دور کرنے کو مصلحت کے حصول پر ترجیح دی۔

۱۵: عصر حاضر کے مسائل کا شرعی وعقلی تجزیہ

۱۵.۱۔ مصلحت نکاح میں پیدا ہونے والے مفاسد

نکاح کرنا ایک مصلحت ہے لیکن مسلم معاشرے میں شادی جیسے عمل کے ذریعہ کئی مفاسد کو شامل کر دیا گیا ہے۔ شادی کے پروگراموں میں رقص و سرود کی محفلیں بپا کی جاتی ہیں۔ ان محافل میں شراب پی جاتی ہے، ناچ گانا کیا جاتا ہے۔ خواتین یا خواتین نما ہیجڑے بلائے جاتے ہیں جو نیم عریاں لباس پہنتے ہیں یا اپنا ستر ناچ گانے کے دوران ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں بے حیائی اور برائی کو فروغ ملتا ہے جبکہ شریعت نے بے حیائی اور برائی سے روکا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ.[۳۵]

خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

شراب پی کر ایک حرام عمل کا ارتکاب کیا جاتا ہے جو باعث لعنت فعل ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے اور پلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ جسمانی نقصان اور بیماری اس کے علاوہ ہے۔ اسی طرح ان محافل میں پیسے کو پانی کی طرح بہایا جاتا ہے جو تبذیر اور گناہ پر خرچ کرنے کی ایک شکل ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے قرآن میں جہاں مبذر کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے وہیں حدیث میں مال کو ایک امانت قرار دیا گیا ہے۔

---

[۳۴] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم ،باب من ترک بعض الاختیار مخافة۔۔۔رقم:۱۲۶

[۳۵] النحل، ۱۶: ۹۰

قیامت کے دن اللہ تعالی ہر انسان سے سوال کریں گے کہ اس نے مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اسی طرح رات کے وقت فائرنگ کر کے جہاں خوف وہراس پھیلایا جاتا ہے وہیں پر یہ باقی لوگوں کے آرام میں خلل واقع ہوتا ہے۔ فضول خرچی کا گناہ اس کے علاوہ ہے۔ شادی کے دوران ولیمہ یا کھانے کی دعوت ہوتی ہے. لوگ کھانا زیادہ ڈالتے ہیں اور کھاتے کم ہیں۔ پھر وہ بچا ہوا کھانا کسی غریب اور فقیر کو نہیں دیا جاتا بلکہ ضایع کر دیا جاتا ہے. یہ اسراف ہے جس سے منع کیا گیا ہے ارشاد الہی ہے:

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ[٣٦]

اور کھاو اور پیو اور بے جانہ اڑاؤ کہ خدا بیجا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

غرض ایک ایسا کام جو شرعی مصالح پر مبنی تھا اگر غور کیا جائے تو اس میں کئی طرح کے مفاسد پیدا ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے ان مفاسد کو دور کرنے اور ان سے باز رہنے میں اپنی بھلائی سمجھنی چاہیے۔

۲.۱۵۔ دعوت اسلام دینے کے عمل میں پیدا ہونے والے مفاسد

دعوت دین اسلام کی ضروریات میں سے ہے۔ دعوت کے نتیجے میں اسلام کی اشاعت اور بقا ممکن ہے۔ اس سلسلہ میں مساجد کے اندر دینی محافل اور پروگراموں کو منعقد کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض محافل میں اسراف نظر آتا ہے ایک پروگرام میں ایک نعت خواں کو پیسے سے تولا گیا باقاعدہ ترازو قائم کر کے وزن کیا گیا اور نعت خوان کے وزن کے مطابق پیسے دیئے گئے۔ بعض بڑے درجے کے خطیب باقاعدہ بکنگ کے بعد خطاب کے لیے تشریف لاتے ہیں۔ اس طرح ایک نیک کام کو مہنگا کر دیا جاتا ہے۔ پھر ان پروگراموں میں ایسی باتیں ہوتی ہیں جو نامناسب ہوتی ہیں مثلا گانوں کی طرز پر نعتیں یا تقریریں کرنا۔ ایسی باتیں کرنا جن سے امت انتشار وافتراق کا شکار ہو۔ تقریر کے دوران گالیاں دینا یا نامناسب الفاظ کا استعمال کرنا، مشاہیر مسلمانوں کی توہین کرنا وغیرہ۔

دعوت میں اسراف جائز نہیں اور اسراف سے متعلق اوپر حکم الہی بیان ہو چکا ہے کہ اس مفسدہ سے روکا گیا ہے۔ جبکہ احادیث میں حفظ لسان یعنی زبان کی حفاظت کی خاص تاکید کی گئی ہے اور اسے تمام نیکیوں کا خلاصہ قرار دیا گیا ہے۔ زبان کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے قیامت میں انسانوں کو منہ کے بل گرایا جائے گا۔ نیز مسلمان تو ہے ہی وہی جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

خطبا کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا بہت ضروری ہے. بے عمل یا بد عمل خطبا کی زبان میں اثر نہیں ہوتا۔ خطبا کو چاہیے کہ جو وہ کہیں پہلے خود اس پر عمل کریں. ایسا نہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں اور خود اپنی نجی زندگی یا تنہائی میں گناہ کا ارتکاب کریں۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ میں نے معراج کے موقع پر دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے. پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ بے عمل خطیب ہیں۔ اسی طرح مبلغین کا دعوتی سفر اختیار کرنا اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنا، گھر والوں کو خرچ نہ دینا، قرآن کی دعوت کو عام کرنے کی بجائے قصے کہانیاں سنانا وغیرہ۔ غرض دعوت کے عمل میں کچھ مفاسد موجود ہیں جن کو دور کرنا ضروری ہے۔

---

[٣٦] الاعراف، ۷:۳۱

۱۵.۳۔ نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لئے دوڑنا

اسی طرح نماز بندوں / محکوموں کے حق میں ایک مصلحت ہے۔ لیکن مدارس میں مقیم طلبہ یا عام افراد کا عین وقت نماز جماعت میں شامل ہونے کے لیے دوڑ کر آنا ایک مفسدت ہے۔ حدیث میں ہے کہ نماز کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ نماز کے لیے چل کر آؤ جو پالو ادا کر لو اور جو رہ جائے اسے لوٹالو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَأْتُوهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَونَ، أْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔[۳۷]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ اطمینان سے چل کر آؤ، امام کے ساتھ جتنی نماز ملے پڑھ لو، اور جو چھوٹ جائے تو پوری کر لو۔

۱۵.۴۔ نماز باجماعت کے بعد گردنیں پھلانگنا

اسی طرح جماعت کی نماز کے بعد اور خصوصا جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھلانگنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لوگ آج کل کافی جلدی میں ہوتے ہیں اس لیے وہ فرائض کے بعد سنتیں ادا نہیں کرتے اور دعا مانگتے نمازیوں کی گردنوں سے پھلانگ کر یا سنتیں ادا کرنے والے مسلمانوں کے آگے سے گزرتے ہیں. حالاں کہ شریعت میں اس عمل کی سخت مذمت کی گئی ہے حدیث میں ارشاد ہے حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے:

مَن تَخَطّى رِقابَ النّاسِ يومَ الجُمعةِ اتَّخذَ جِسرًا إلى جهنَّمَ. [۳۸]

"جمعہ کے دن جس نے لوگوں کی گردنیں پھاندیں اس نے جہنم کی طرف لے جانے والا پل بنالیا"

یہ حدیث اگرچہ غریب ہے لیکن امام ترمذی نے لکھا:

وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَشَدَّدُوا فِي ذَلِكَ۔[۳۹]

اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ انہوں نے اس بات کو مکروہ سمجھا ہے، کہ آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور انہوں نے اس میں سختی سے کام لیا ہے۔

۱۵.۵۔ قتل یا ذبح کے وقت مقتول یا مذبوح کو اذیت دینے کی مفسدت:

ہمارے ہاں کچھ علاقوں میں خنازیر کا شکار کیا جاتا ہے۔ خنزیر کو کتوں کے ذریعے قابو کیا جاتا ہے اور اسے برچھیاں مار کر اور اذیت دے کر قتل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ مقتول کو قتل کرنے کے بعد اس کے چہرے پر فائرنگ کر کے اسے بگاڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح جانداروں کے سامنے

---

[۳۷] القزوینی، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ**، كتاب المساجد والجماعات ، باب المشى الى الصلاة، رقم:۷۷۵

[۳۸] ترمذی، محمد بن عیسی، **سنن الترمذی**، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى كراهية التخطى يوم الجمعة، رقم:۵۱۳

[۳۹] ایضا

دوسرے جاندار کو ذبح کیا جاتا ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے قتل اور ذبح کرنے میں احسان کا پہلو اختیار کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابو یعلی شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

انَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا قَالَ: غَيْرُ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ[۴۰]

اللہ نے ہر چیز کو اچھے ڈھنگ سے کرنے کو فرض کیا ہے لہٰذا جب تم (قصاص یا حد کے طور پر کسی کو) قتل کرو تو اچھے ڈھنگ سے کرو (یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلد ہی فراغت حاصل کر لو تڑپا تڑپا کر مت مارو)، (اور مسلم بن ابراہیم کے سوا دوسروں کی روایت میں ہے) تو اچھے ڈھنگ سے قتل کرو، اور جب کسی جانور کو ذبح کرنا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

۶.۱۵۔ قتال اسلامی میں مفاسد کی ممانعت

اسی طرح قتال کے دوران قتل کرنے میں مثلہ کرنے، بدعہدی کرنے خیانت کرنے، جنگ نہ کرنے والے بچوں اور خواتین کے قتل کی ممانعت فرمائی:

اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلاَ تَغُلُّوا وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تَمْثُلُوا وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا[۴۱]

اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جو اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں ان سے لڑو، نہ خیانت کرو، نہ بدعہدی کرو، نہ مثلہ کرو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو۔

اسی طرح وضو اور غسل کے دوران پانی کا اسراف جبکہ رسول اللہ ﷺ محدود پانی سے وضو اور غسل فرماتے تھے۔ غسل کے دوران پیشاب کرنے سے کچھ بیماریاں انسان کو لاحق ہو جاتی ہیں جن سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۶۔ خلاصہ بحث

مصلحت کے لفظی معنی نیکی کے ہیں۔ ہر وہ چیز مصلحت ہے جو فساد کے خلاف پر رہنمائی کرے۔ مفسدت کے معنی خرابی، برائی، فتنہ اور جھگڑے فساد کے ہیں۔ مصلحت یا منفعت سے مراد مقاصد شریعت کی حفاظت ہے یعنی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے۔ اسی ترتیب سے ان کو ایک دوسرے پر ترجیح حاصل ہے۔ ہر وہ چیز جو ان پانچوں مقاصد کے لئے خطرہ ہو مفسدہ کہلائے گی۔ مفاسد کو دور کرنا بھی مصلحت ہے۔ موازنہ میں وزن کرنے کا مفہوم شامل ہے جبکہ ترجیح کے مفہوم میں حساب لگان، اضافہ، وزن، جھکاؤ، تذبذب اور تقویت وغیرہ کا مفہوم شامل

---

[۴۰] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، کتاب الضحایا، باب فی النهی ان تصبر البهائم والرفق---، رقم: ۲۸۱۵

[۴۱] مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الجهاد والسیر، باب تامیر الامام---، رقم: ۴۵۲۲

ہے۔ موازنہ کی اصطلاحی تعریف نہیں مل سکی جبکہ ترجیح کی تعریف یہ ہے کہ دو مقابل چیزوں میں سے کس پر عمل کیا جائے گا اور کسے نظر انداز کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر ضروریات کو حاجیات اور تحسینیات پر ترجیح حاصل ہوگی۔ پھر حاجیات کو تحسینیات پر ترجیح حاصل ہوگی۔

مصالح اور مفاسد کو خیر و شر، حسنات وسیئات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مصالح اور مفاسد کی چار اقسام بیان کی جاتی ہیں۔ شریعت کے ذریعہ مصالح اور مفاسد کو پہچانا جائے گا اور جہاں شریعت رہنمائی نہیں کرے گی وہاں عقل کے ذریعہ مصالح اور مفاسد کو پہچانا جائے گا۔ شریعت نے مصالح کے حصول اور مفاسد کو دور کرنے کے سلسلہ میں دلائل بیان کئے ہیں۔ مصالح اور مفاسد میں موازنہ کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ دو مصالح کے درمیان موازنہ کیا جائے اور مصلحت کبری کو مصلحت صغری پر ترجیح دی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دو مفاسد کے درمیان موازنہ کرتے ہوئے چھوٹی مفسدت کا ارتکاب کیا جائے گا اور بڑی مفسدت سے بچا جائے گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ کیا جائے گا اور مصلحت کو اختیار کیا جائے گا جبکہ مفسدۃ کو ترک کر دیا جائے گا۔ عصر حاضر میں کئی مصالح کے اندر مفاسد پیدا ہو چکے ہیں جیسے نکاح جیسے مسنون عمل اور مصلحت میں شادی کی تقاریب کے دوران بعض حرام کاموں کا کھلے عام ارتکاب وغیرہ۔ مذہبی تقاریب میں ریاکاری اور اسراف کے پہلو کا موجود ہونا لمحہ فکریہ ہے۔ غرض مصالح اور مفاسد دن اور رات کی طرح ہیں ایک کے جانے کے بعد دوسرا آجاتا ہے۔ اگر مفاسد کو مصالح سے دور نہ کیا گیا تو مصالح مفاسد کا آئینہ دار بن جائیں گے۔

مصادر و مراجع

القرآن الحکیم

الآمدی، ابوالحسن سیدالدین علی بن ابی علی، **الاحکام فی اصول الاحکام**، بیروت: المکتب الاسلامی، س ن

اصلاحی، امین احسن، **تدبر قرآن**، لاہور: فاران فاؤنڈیشن، ۲۰۰۹ء

الافریقی، ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم، **لسان العرب**، بیروت: دار صادر، ۲۰۱۰۔

بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، موسوعۃ الحدیث الشریف۔ الازھر، ورژن: ۱.۰.۱۱، اپڈیٹڈ: ۷ فروری ۲۰۲۴۔

بلیاوی، عبدالحفیظ، **مصباح اللغات**، ملتان: مکتبہ امدادیہ، ۱۹۵۰۔

البوطی، د محمد رمضان، **ضوابط المصلحۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ**، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۶۵۔

ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی**، موسوعۃ الحدیث الشریف۔ الازھر، ورژن: ۱.۰.۱۱، اپڈیٹڈ: ۷ فروری ۲۰۲۴۔۔

ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، **مجموع الفتاوی**، المملکت السعودیۃ العربیۃ: وزارۃ الشؤن الاسلامیہ۔۔، ۲۰۰۴۔

الجوہری، ابونصر، اسماعیل بن حماد، **الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ**، بیروت: دارالعلم للملایین، ۱۹۸۷۔

ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، موسوعۃ الحدیث الشریف۔ الازھر، ورژن: ۱.۰.۱۱، اپڈیٹڈ: ۷ فروری ۲۰۲۴۔

الزبیدی، محمد مرتضی الحسینی، **تاج العروس من جواھر القاموس**، الکویت: مطبعۃ حکومۃ، ۱۹۶۹۔

الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، **الموافقات فی اصول الشریعۃ**۔ دمشق: دارالقلم، س ن۔

اصفہانی، امام راغب، **مفردات القرآن**، لاہور: اہل حدیث اکادمی، ۱۹۷۱۔

صدیقی، محمد نجات اللہ، **مقاصد شریعت**، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۸۔

ابن عاشور، محمد طاہر، **مقاصد الشریعة الاسلامیة**، قطر: وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیہ، ۲۰۰۴۔

عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، **قواعد الاحکام فی مصالح الانام**، القاهرة، مکتبة الکلیات الازھریة، ۱۹۹۴۔

الغزالی، ابوحامد، **المستصفیٰ فی اصول الفقه**، قاہرہ: مطبعۃ امیریۃ بولاق، ۱۳۲۲ھ۔

القزوینی، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ**، موسوعۃ الحدیث الشریف۔ الازھر، ورژن: ۱.۰.۱۱، اپڈیٹڈ: ۷ فروری ۲۰۲۴۔

کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، **معارف القرآن**، لاہور: مکتبہ حسان بن ثابت، ۱۴۳۴ھ۔

مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، موسوعۃ الحدیث الشریف۔ الازھر، ورژن: ۱.۰.۱۱، اپڈیٹڈ: ۷ فروری ۲۰۲۴۔

یوسف حامد العالم، **اسلامی شریعت مقاصد ومصالح**، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۱۔